



## سوال

(376) اقامت اکہری یادوہری

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ ترمذی کی ایک حدیث جس کو احناف حضرات اپنی اذان و اقامت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ اگر ضعیف ہے تو اس کا ضعف کیا ہے امید ہے کہ جواب با دلیل ہوگا:

‘بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ تُثْنَى ثَلَاثًا عِدَّةً أَلَوْ سَعِيدِ بْنِ الْأَشْجَثِ عَثْبَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ أَذَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُفْقًا، شُفْقًا فِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةَ تُسَنُّ التِّرْمِذِيُّ، الْبُيُوتِيُّ، وَالْبُيُوتِيُّ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ تُثْنَى ثَلَاثًا، رَقْمٌ: ١٩٣٠

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

اس باب کے تحت بذات خود امام ترمذی رقمطراز ہیں: ‘وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ تُسَنُّ التِّرْمِذِيُّ مَعَ تَحْفِظَةِ الْأَحْوَذِيِّ: ٥٨١/١ یعنی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا عبد ا. بن زید سے سماع ثابت نہیں۔ محدث مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

‘وَحَدِيثُ أَفْرَادِ الْإِقَامَةِ أَصْحُ، وَأَثْبَتُ - وَقَدْ ثَبَتَ بِطَرِيقَيْنِ صَحِيحَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَفْرَادُ الْإِقَامَةِ تَحْفِظَةُ الْأَحْوَذِيِّ: ٥٨٠/١

یعنی افراد اقامت کی حدیث زیادہ صحیح اور زیادہ ثابت ہے۔

عبد ا. بن زید رضی اللہ عنہ سے ”صحیحین“ کے دو طریقوں میں افراد اقامت ثابت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! تحفۃ الاحوذی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی



## کتاب الصلوة: صفحہ: 341

محدث فتویٰ